بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان 143516 ضلع گورداسپور (پنجاب) انڈیا Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں فتنۂ ارتداد اور بغاوت کے دوران بھجوائی جانے والی مہمات کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22؍ جولائی 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورہ الفاتحہ کی تلاوت بعد جنگ یمامہ کی تفصیل میں ارشاد فرمایا!

آج حضرت ابو بکرؓ کے دَور خلافت میں ایرانیوں کے خلاف کارروائیوں کا بیان ہو گا۔

اس سلسلہ میں ایک جنگ جو ہوئی اسے جنگ ذات السلاسل یا جنگ کاظمہ کہتے ہیں۔ یہ جنگ محرم الحرام بارہ 12 ہجری میں ہوئی۔ یہ جنگ تین ناموں سے معروف ہے۔ جنگ ذات السلاسل، جنگ کاظمہ اور جنگ حفیر۔ اس جنگ کو ذات السلاسل یعنی زنجیروں والی جنگ اس لئے کہا جاتا ہے کہ عربی میں سلسلہ زنجیر کو کہتے ہیں جس کی جمع سلاسل ہے۔ کیونکہ اس جنگ میں ایرانی فوج نے اپنے آپ کو ایک دوسرے کے ساتھ زنجیروں میں جکڑ لیا تھا تاکہ کوئی شخص جنگ سے بھاگنے نہ پائے۔ یہ جنگ تین ناموں سے معروف ہے، مسلمانوں کے لشکر کی تعداد 18 ہزار نیز سپہ سالار حضرت خالدؓ بن ولید تھے جبکہ ایرانیوں کی جانب سے حسب و نسب اور شرف و عزت میں اکثر اُمراءِ ایران سے بڑھا ہوا یہاں کا حاکم علاقہ ہُرمُز تھا۔ ایرانیوں کے نزدیک تو اُس کی وجاہت مسلّم تھی لیکن حدود عراق میں بسنے والے عرب میں اِسے نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا کیونکہ وہ اُن پر تمام سرحدی اُمراء سے زیادہ سختی اور ظلم کرتا تھا۔ غیر مسلم عربوں کی نفرت اِس حد تک پہنچی ہوئی تھی کہ وہ کسی شخص کی خباثت، بد فطرتی، بدطینتی اور احسان فراموشی کا ذکر کرتے ہوئے ہُرمُز کا نام بطور ضرب المثل لینے لگے۔ یمامہ سے روانگی سے قبل حضرت خالدؓ بن ولید نے ہُرمُز کے نام خط لکھا، خط پہنچنے پر اُس نے اردشیر شاہ کسریٰ کو اِس کی اطلاع دی، اپنی فوجیں جمع کیں اور ایک تیز رَو دستہ کو لے کر فوراً حضرت خالدؓ کے مقابلہ کے لئے کاظمہ پہنچا مگر اُس نے اِس راستہ پر آپؓ کو نہ پایا اور یہ اطلاع ملی کہ مسلمانوں کا لشکر حفیر میں جمع ہو رہا ہے، اِس لئے پلٹ کر حفیر روانہ ہوا۔ ہُرمُز نے حفیر پہنچتے ہی اپنی صف آرائی کی، اپنے دائیں بائیں دو بھائیوں قُباذ اور انوشجان کو مقرر کیا نیز

ایرانیوں نے اپنے آپ کو زنجیروں میں جکڑ لیا تاکہ کوئی بھاگنے نہ پائے۔ جب حضرت خالدؓ بن ولید کو ہرمز کے حفیر پہنچنے کی اطلاع ملی تو آپؓ اپنے لشکر کو لے کر کاظمہ کی طرف مڑ گئے، ہرمُز اِس کا پتا چلنے پر فوراً کاظمہ کی طرف روانہ ہوا اَور وہاں پڑاؤ کیا۔ مسلمان فوج پیدل پیش قدمی کرتے ہوئے دشمن پر حملہ آور ہوا جب دونوں طرف لڑائی شروع ہوئی تو اللہ نے ایک بدلی بھیجی، مسلمانوں کی صفوں کے پیچھے بارش ہوئی جس سے اِن کو قوت ملی۔

ہرمُز نے اپنے دفاعی دستہ کو کہا! مَیں حضرت خالدؓ بن ولید کو مبارزت کی دعوت دیتا ہوں اوراِس دوران تم لوگ اچانک چپکے سے اِن پر حملہ کر دینا۔ پھر وہ خود میدان میں نکلا اور آپؓ کو مقابلہ کی دعوت دی۔ آپؓ چل کر اُس کی طرف آئے اور دونوں میں مقابلہ ہوا نیز آپؓ نے ہرمُز کو بھینچ لیا۔ اِس پر اُس کے دفاعی دستہ نے خیانت سے کام لیتے ہوئے آپؓ پر حملہ کر دیا نیز گھیرے میں لے لیا، اِس کے باوجود آپؓ نے ہرمُز کا کام تمام کر دیا۔ حضرت قعقاعؓ بن عمرو نے جیسے ہی ایرانیوں کی یہ خیانت دیکھی تو اُس کے دفاعی دستہ پر حملہ کر دیا نیز اُنہیں گھیرے میں لے کر موت کی نیند سُلا دیا۔ ایرانیوں کو شکست فاش ہوئی اور وہ بھاگ گئے، بھاگنے والوں میں قُباذ اور انوشجان بھی تھے۔ جنگ کے اختتام پر جو مال غنیمت حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں بھیجا گیا، اُس میں سے ہرمُز کی ایک لاکھ دِرہم مالیت کی جواہرات سے مرصع ٹوپی حضرت خالدؓ بن ولید کو عطاء ہوئی۔

پھر جنگ ابلہ کا ذکر ہے یہ بارہ ہجری میں لڑی گئی۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت خالدؓ کو ہدایت کی تھی کہ عراق میں جنگ کا آغاز ابلہ سے کریں جو خلیج فارس پر ایک سرحدی مقام تھا۔ ہندوستان اور سندھ کو جو تجارتی قافلے عراق سے آتے تھے سب سے پہلے ابلہ میں قیام کرتے تھے۔ اِس کی فتح کے متعلق دو روایتیں مذکور ہیں کہ مسلمانوں نے اِسے سب سے پہلے حضرت ابو بکرؓ کے عہد میں فتح کیا لیکن بعد میں یہ دوبارہ ایرانیوں کے قبضہ میں چلا گیا اور حضرت عمرؓ بن خطاب کے زمانہ میں مسلمان اِس پر پوری طرح قابض ہوئے، بہر حال ابلہ کی جنگ کی تفصیل کچھ یوں ہے جنگ ذات السلاسل کے اختتام پر حضرت خالدؓ بن ولید نے حضرت مثنّی کو ایرانیوں کے شکست خوردہ لشکر کے تعاقب میں بھیجا اور ساتھ ہی حضرت معقلؓ کو ابلہ بھیجا کہ وہاں پہنچ کر مال غنیمت جمع کر لیں اور قیدیوں کو گرفتار کر لیں۔ چنانچہ معقلؓ وہاں سے روانہ ہو کر ابلہ پہنچے اور مال غنیمت اور قیدی جمع کر لئے۔ دوسری روایت کے مطابق اِس کی فتح حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ہوئی۔

پھر جنگ مذار ہے ایک۔ یہ جنگ بارہ ہجری میں لڑی گئی۔ ہرمُز جنگ ذات السلاسل میں حضرت خالدؓ کے مدمقابل تھا، مدد کے لئے لکھنے پر بادشاہ نے قارِن کی قیادت میں ایک لشکر اُس کی مدد کے لئے بھیجا مگر وہ لشکر ابھی مَذار کے مقام پر ہی پہنچا تھا کہ اُس کو ہرمُز کی شکست اور مارے جانے کی اطلاع ملی نیز ساتھ ہی ہرمُز کے شکست کھائے ہوئے دستے مَذار میں قارِن سے آملے اور وہاں اُنہوں نے جنگ کے ارادہ سے پڑاؤ ڈال لیا۔ قارِن نے ہراوَل دستہ پر قُباذ اور انوشجان کو مقرر کیا۔ حضرت خالدؓ، قارِن کی اطلاع پاتے ہی روانہ ہو کر مَذار میں

اِس کی فوج کے مقابلہ پر آئے اور اپنی فوج کی صف آرائی کی، دونوں حریفوں کی نہایت غیض وغضب کی حالت میں مڈھ بھیڑ ہوئی۔ قارِن مبارزت کے لئے میدان میں نکلا جبکہ دوسری طرف سے حضرت خالدؓ اور حضرت مَعْقِلؓ بن الاعشیٰ آگے بڑھے، دونوں اُس کی طرف لپکے مگر حضرت مَعْقِلؓ نے آپؓ سے پہلے قارِن کو جالیا اور اُسے قتل کر دیا۔ حضرت عاصمؓ نے انوشجان اور حضرت عدیؓ نے قُباذ کو قتل کر دیا۔ اِن تینوں سرداروں کے مارے جانے سے ایرانی حوصلہ ہار بیٹھے اور میدان چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ اِس جنگ میں اہل فارس کی بہت بڑی تعداد ماری گئی۔

جنگ ولجہ، کسکر کے قریب خشکی کے علاقہ میں، صفر 12 ہجری میں ہوئی۔ ایرانی حکومت نے ایران میں بسنے والے عیسائیوں کے ایک بہت بڑے قبیلہ بکر بن وائل کے سرکردہ لوگوں کو دربار ایران میں بلایا اور مسلمانوں کے خلاف لڑنے پر آمادہ کر کے ایک لشکر ترتیب دیا اور اِس کی قیادت ایک مشہور شہ سوار اَندرزغر کے ہاتھ میں دی اور یہ لشکر ولجہ کی طرف روانہ ہو گیا، حیرہ و کسکر کے نواحی علاقوں کے لوگ اور کسان بھی اِس لشکر کے ساتھ مِل گئے۔ فارسی فوج کے ولجہ میں جمع ہونے کی خبر ملنے پر حضرت خالدؓ نے مناسب سمجھا کہ اِن پر تین جہات سے حملہ کریں تاکہ اُن کی جمعیت منتشر ہو جائے اور اِس طرح اچانک حملہ سے دشمن پریشانی کا شکار ہو جائے۔ آپؓ نے اپنی فوج کو لے کر ولجہ کی طرف پیش قدمی کی نیز لشکر دشمن اور اُس کی معاون جماعتوں کے مقابلہ پر اُترے، شدید ترین جنگ ہوئی۔ آپؓ نے فوج کے دونوں طرف مجاہدین کے ذریعہ گھات لگا رکھی تھی، آخر کار گھات لگائے ہوئے دستے دونوں طرف سے دشمن پر حملہ آور ہوئے، ایرانیوں کی فوجیں شکست کھا کر بھاگیں مگر آپؓ نے سامنے سے اور گھات لگائے ہوئے دونوں دستوں نے پیچھے سے اُن کو ایسا گھیرا کہ وہ بوکھلا گئے یہاں تک کہ کسی کو اپنے ساتھی کے قتل کی بھی پرواہ نہ رہی، دشمن فوج کا سپہ سالار حزیمت خوردہ ہو کر بالآخر مارا گیا۔ کاشتکاروں کے ساتھ حضرت خالدؓ بن ولید نے وہی سلوک کیا جو ان کا طریق تھا یعنی ان میں سے کسی کو قتل نہیں کیا۔ صرف جنگجو لوگوں کی اولاد اور ان کے معاونین کو گرفتار کیا اور عام باشندگانِ ملک کو جزیہ دینے اور ذمی بن جانے کی دعوت دی جس کو ان لوگوں نے قبول کر لیا۔

جنگ اُلّیس صفر 12 ہجری میں ہوئی۔ شدید ترین لڑائی کے تناظر میں بیان ہوا کہ حضرت خالدؓ بن ولید نے مادّی اسباب کو ناکافی دیکھ کر بڑی عاجزی سے ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگی اور عرض کی، اے اللہ! اگر تُو مجھے دشمنوں پر غلبہ عطاء فرمائے گا تو مَیں کسی ایک دشمن کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا اور یہ دریا اُن کے خون سے سرخ ہو جائے گا۔ اِس کے بعد آپؓ نے جنگی چال چلتے ہوئے فوج کو دائیں اور بائیں جانب سے ایرانی لشکر کے عقب پر حملہ کرنے کا حکم دیا، جس سے ایرانی لشکر تتر بتر ہو گیا۔ آپؓ نے حکم دیا کہ دشمن کو پکڑ کر قیدی بنالو اور مقابلہ کرنے والوں کے سواء کسی کو قتل نہ کرو۔

قیدیوں کو قتل کر کے خون نہر میں پھینکنے کی تصریح: حضور انور ایدہ اللہ نے بیان فرمایا! تاریخ طبری اور اکثر سیرت نگاروں نے ذکر کیا ہے کہ حضرت خالدؓ نے اپنی دعا میں جو عہد کیا تھا اِس کے مطابق ایک دن اور ایک رات اِن قیدیوں کو قتل کر کے نہر میں ڈالا گیا تا کہ اُس کا پانی خون سے سرخ ہو جائے اور اِس وجہ سے یہ نہر آج تک نہر الدّم (خون والی نہر) کے نام سے مشہور ہے۔۔۔ اسلامی جنگوں خصوصًا آنحضرتؐ کے عہد مبارک اور عہد خلافت راشدہ کی جنگوں میں واقعتًا ایسا ہوا بھی نہیں کہ قیدیوں کو اِس طرح قتل کیا گیا ہو، ہر چند کہ اِن جنگوں میں لاکھوں ہزاروں تک مقتولین کی تعداد ملتی ہے لیکن یہ سب وہ تھے جو حالت جنگ میں مارے گئے۔ لہٰذا کہا جا سکتا ہے کہ ایسے واقعات میں مبالغہ آرائی کی آمیزش بھی کسی حد تک شامل ہو گئی جس کی بناء پر اسلامی جنگوں اور حضرت خالدؓ بن ولید کی ذات پر رکیک حملے کرنے والوں کو مواقع ملے یا جنگوں میں مسلمانوں پر وحشیانہ طرز اختیار کرنے کا الزام لگایا گیا، بہر حال اللہ بہتر جانتا ہے لیکن بظاہر یہی لگتا ہے کہ صرف الزام ہے۔

فتح امغیشیا کے بارہ میں لکھا ہے کہ امغیشیا عراق میں ایک جگہ ہے۔ اِس کو اللہ تعالیٰ نے صفر 12 ہجری میں بغیر جنگ کے ہی فتح کرا دیا تھا۔ جب حضرت خالدؓ بن ولید اُلّیس کی فتح سے فارغ ہوئے تو آپؓ نے تیاری کی اور امغیشیا آئے، مگر آپؓ کے آنے سے قبل ہی وہاں کے باشندے جلدی سے بستی چھوڑ کر سواد میں منتشر ہو گئے۔ مسلمانوں کو امغیشیا سے اِس قدر مال غنیمت حاصل ہوا کہ ذات السلاسل سے لے کر اب تک کسی جنگ میں بھی حاصل نہیں ہوا تھا۔

فتوحات اُلّیس و امغیشیا کی خوشخبری کی اطلاع حضرت خالدؓ نے حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں بنو عجل کے ایک جندل نامی شخص کے ذریعہ روانہ کی جو کہ ایک بہادر گائیڈ کے طور پر مشہور تھے۔ اُنہوں نے حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں پہنچ کر اُلّیس کی فتح کی خوشخبری، مال غنیمت کی مقدار، قیدیوں کی تعداد، خمس میں جو چیزیں حاصل ہوئیں اور جن لوگوں نے کارہائے نمایاں سر انجام دیئے، اُن سب کی تفصیل اور خاص طور پر حضرت خالدؓ بن ولید کی بہادری کے کارنامے نہایت ہی عمدگی سے بیان کئے۔ آپؓ کو اُن کی شجاعت، پختہ رائے اور فتح کی خبر سنانے کا یہ انداز بیان بہت پسند آیا۔ آپؓ نے اُنہیں قیدیوں میں سے ایک لونڈی دینے کا حکم فرمایا، جس سے اُن کی اولاد پیدا ہوئی۔ اِسی طرح آپؓ نے اِس موقع پر فرمایا! اب عورتیں حضرت خالدؓ بن ولید جیسا شخص پیدا نہیں کر سکیں گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔